يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ترمذی لَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ دارمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: محدث العصر فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیادِ: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ — حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 36 | جمعۃ المبارک 12 تا 18 ستمبر 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

مکہ مکرمہ کی فضیلت

مکہ مکرمہ روئے زمین کا سب سے افضل شہر ہے۔ حج کے تمام مناسک مکہ مکرمہ میں ادا کیے جاتے ہیں اسی لیے نبی آخر الزماں ﷺ کو اسی شہر میں پیدا فرمایا اور اسی میں بحیثیت نبی مبعوث فرمایا یعنی آپ نے اپنی نبوت کا آغاز بھی اسی شہر سے کیا۔ یہ امن والا شہر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ﴾ ''(قسم) اس امن والے شہر کی'' آیت مذکورہ میں خود اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی اور اسے امن والا شہر قرار دیا ہے جو اس کی فضیلت و اہمیت کا منہ بولتا اور واضح ثبوت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے وقت بیت اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا: وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ''اللہ کی قسم تم اللہ کی بہترین اور اس کو سب سے محبوب زمین ہو، اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔'' (ترمذی: 3925) اسی طرح سیدنا ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کے متعلق دعا کی تھی جسے اللہ ذوالجلال نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ ''اور جب کہا ابراہیمؑ نے کہ اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو پرامن بنا دے، مجھے اور میری اولاد کو بھی (اس بات سے) بچائے رکھنا کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔ میرے رب ان بتوں نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا لہٰذا جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی سو تو معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں لہٰذا تو بعض لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں کھانے پینے کو پھل مہیا فرما، تاکہ وہ شکر ادا کریں۔'' قارئین کرام جسے خود اللہ تعالیٰ امن والا شہر قرار دیں اور اللہ کے جلیل القدر پیغمبر اس میں قیام امن کی دعا کریں اس میں امن نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شاید اسی دعا کا نتیجہ ہے کہ ہر کلمہ گو کے دل میں اس شہر کی محبت ہے اور بار بار اس کی زیارت کا خواہش مند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی زیارت کا شرف بخشے۔ آمین

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ؓ أَنَّ أَبَاسُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللهِ مِنْ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ؓ أَتَقُوْلُوْنَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أُخَيَّ ۔ ''ابوھبیرہ عائذ بن عمرو یہ اہل بیت رضوان میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان (حالت کفر میں) حضرت سلمانؓ، صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس چند افراد کی موجودگی میں آئے انھوں نے (ابوسفیان کو دیکھ کر) کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (ابوسفیان) سے اپنا حق وصول نہیں کیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: تم یہ بات قریش کے بزرگ اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو، پس ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے، اگر (واقعی) تو نے ان کو ناراض کر دیا تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا، یہ سن کر فوراً ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا بھائیو کیا میں نے تمھیں ناراض کر دیا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں تو ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت فرمائے۔'' (مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب کتاب فضائل سلمان وصہیب وبلال ج 8 جز 16 ص 55 رقم الحدیث: 2504)

انسانی معاشرے میں عام طور پر کمزور طبقات کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے، بسا اوقات ان کو انسانیت کے حق اور مال و متاع سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے اور بسا اوقات دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت اُبھاری جاتی ہے، یہی دو چیزیں (ظلم و زیادتی ایک دوسرے کے خلاف نفرت کا ابھرنا) معاشرے میں فتنہ فساد، قتل و غارت اور امن کی تباہی کا سبب بنتی ہیں اور دلوں میں ایسے شک و شبہات جنم لیتے ہیں جو انسانیت کو نسل در نسل تباہی و بربادی کی طرف لے جاتے ہیں، اسی لیے اسلام نے ہر اہل ایمان کو اپنا دل نفرت، کدورت، بغض، حسد و کینہ سے پاک رکھنے کا حکم دیتے ہوئے تعلیم دی کہ اگر کوئی بات غیر ارادی اور غیر شعوری طور پر تمھاری زبانوں سے نکل جائے جو دوسرے اہل اسلام کے لیے تکلیف کا باعث ہو یا ان کے جذبات مجروح ہوں تو فوراً اس کے ازالہ کی کوشش کی جائے تا کہ اس دل میں نفرت کی جگہ محبت و اخوت پیدا ہو، یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

اس کے برعکس نفرت کی آگ سارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے کر ذلت اور پستیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو کہا تھا کہ اے ابوبکر شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے جس پر انھوں نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے فوراً ان کو راضی کرنے کی کوشش کی تھی۔ انسانی معاشرہ میں عام طور پر دو چیزوں کی بنا پر دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے ان میں سے ایک غربت (دنیاوی وسائل کی عدم دستیابی) اور دوسری چیز تکبر، فخر اور خود پسندی ہے۔

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
معاون مدیر: مولانا شاہد محمود جانباز
منیجر: حافظ عبدالظاہر عاذب 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار تنظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الاعراف 7
فضائل حج اور مناسک حج 9
عیسائی اعتراضات 14

زر تعاون

فی پرچہ ..... 10 روپے
سالانہ ..... 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 350 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

اسلام آباد میں دھرنے، لندن پلان اور سیلاب کی تباہ کاریاں

پاکستان عوامی تحریک اور تحریک انصاف نے چودہ اگست سے آزادی اور انقلاب مارچ اور اسکے بعد اسلام آباد میں دھرنے دیے ہوئے ہیں۔ طاہر القادری وطن عزیز میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کو ختم کرنا چاہتا ہے وہ سیاست نہیں ریاست بچانا چاہتا ہے۔ سیاست کو دفن کرنا چاہتے ہیں اور ایک انقلاب لانا چاہتے ہیں وہ اس انقلاب کے خدوخال عوام کے سامنے پیش نہیں کر رہے۔ ممکن ہے کہ ان کے ذہن میں کوئی نقشہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے ذہن میں ایسے انقلاب کا نقشہ نہ ہو۔ ایسا نظام جس میں نہ سیاست ہے اور نہ جمہوریت، نہ انتخابات اور نہ انتخابات کے نتیجے میں بننے والی حکومت۔ اب اس انقلاب میں نظام حکومت کیسا ہوگا؟ ملک کا سربراہ کون ہوگا؟ قادری صاحب اسے پردۂ اخفاء میں رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ پہلے موجودہ حکومت، پارلیمنٹ کابینہ سب کی چھٹی کرائی جائے اس کے بعد ڈرامے کا اگلا سین ہوگا یا شاید سکرپٹ رائٹرز نے انہیں ابھی بتایا ہی نہیں

ادھر عمران خان کا مطالبہ ہے کہ میاں نواز شریف اور شہباز شریف استعفیٰ دیں یعنی بنیادی طور پر ان دونوں کا مقصد موجودہ حکومت کو گرانا ہے۔ ان دھرنوں کے دوران ملکی معیشت کا کیا حال ہوا دفاتر میں کام ٹھپ، ریڈ زون میں قائم دفاتر اور پی ٹی وی کی عمارت کے اندر توڑ پھوڑ وغیرہ۔ اس پر قبل ازیں اس جریدہ میں بھی اور ملکی پریس میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، بی بی سی لندن نے طاہر القادری کے دھرنے میں رقوم دے کر مردوں عورتوں کو لانا، تین سال سے پانچ سال تک کے بچوں کے لیے علیحدہ رقم دینا اور پھر ان کو یہ وعدہ کر کے لانا کہ بس دو تین روز کے بعد واپسی ہو جائے گی اور اب دھرنے میں انھیں جبراً حبس بے جا میں رکھنا، یہ باتیں اب کوئی راز نہیں رہیں۔

وزیر داخلہ چوہدری نثار احمد نے اسمبلی کے مشترکہ سیشن میں تقریر کرتے ہوئے قوم کو بتایا کہ قادری کے ساتھ آنے والے غنڈے کوئی عام آدمی نہیں ہیں بلکہ یہ ایک کالعدم تنظیم کے تربیت یافتہ دہشت گرد ہیں ان۔

کے ڈنڈوں میں لگے ہوئے سوئے اوران کے توڑ پھوڑ کے انداز سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ان لوگوں نے ریڈ زون میں اپنی رکاوٹیں کھڑی کرکے ہر اندر آنے والی گاڑی کی تلاشی لی اوران سے پیسے بٹورنے کی تصویریں T.V چینلز پر دیکھ چکے ہیں۔

ایک لڑکا جو بھاگ کر بہاولپور اپنے گھر پہنچ گیا ہے اس نے بتایا کہ بیس بیس نوجوانوں کے گروپ پر ایک تربیت یافتہ غنڈہ نگران مقرر ہے جو ڈراتا رہتا ہے اگر یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو ہر لاری اڈے اسٹیشن پر ہمارے کارکن مقرر ہیں جو تمہیں اوپر پہنچا دیں گے،اسی طرح عورتیں جس بے جا میں قید ہیں۔ادھر عمران خان کے دھرنے کو جس طرح آباد کیا گیا ہے ایک دینی پرچے میں مجھے لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن قوم کو حقیقت نہ بتانا بھی خیانت ہے۔ پورے پنجاب کے ہر شہر سے برائی کے جتنے اڈے تھے وہاں سے لڑکیاں کرائے پر لائی گئیں۔T.V پران کے ڈانس اوران کی شکلیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں اور پھر ان آوارہ لڑکیوں نے جس طرح اسلام آباد کے ماحول کو غلاظت کے انبار میں تبدیل کیا ہے اس پر تو دینی جماعتوں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔اب بھی عملاً وہی کچھ ہو رہا ہے T.V پر ان کی نمائش کم کردی گئی ہے۔

عمران خان کا دھرنا اس بے حیائی اور آوارگی کے سبب آباد ہے۔پاکستان کے کسی بھی شہر کے کسی بھی چوک میں دس لڑکیوں کو ٹولی کی شکل میں ڈانس پر لگا دیں آنا فانا ہزاروں کا مجمع اکٹھا ہو جائے گا۔جہاں پر ہزاروں لڑکیوں کو اس کام پر لگا یا گیا ہو اور لڑکوں کی باہوں میں باہیں ڈال کر ناچنے کی سہولت بھی موجود ہے اور پھر اس ناچ کے بعد میرا قلم کچھ لکھنے سے قاصر ہے۔عمران خان میری جان ایسا ہی نیا پاکستان بنانا چاہتے ہیں جہاں پورے ملک میں بغیر روک ٹوک ہر لمحہ یہ سہولت میسر ہوگی،یہ تو مجمع بازوں کے مجمع لگانے کے طریقے ہیں۔آیئے ذرا ان دھرنوں کے پیچھے کارفرما سازش کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔لندن جو کہ اسلام دشمن طاقتوں کا مرکز ہے۔جہاں نہ صرف سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسی رسوائے زمانہ اسلام دشمن شخصیتوں کو پناہ ملتی ہے بلکہ ہر وہ بدبخت جو اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کرے لندن اس کی محفوظ پناہ گاہ ہے۔برطانیہ کے اس بدبخت شہر کی وجہ شہرت آوارگی،اسلام دشمنی،پاکستان دشمنی اور جنسی آزادی ہے۔

میڈیا میں اب یہ حقیقت منظر عام پر آچکی ہے کہ موجودہ دھرنوں کے تانے بانے لندن میں بیٹھ کر بنے گئے ہیں۔ڈاکٹر اعجاز حسین جو کہ اپنے آپ کو پاک آرمی کا ریٹائرڈ کرنل بتاتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ پاک فوج میں اس کا بہت اثر ونفوذ ہے اور جب سے یہ دھرنے شروع ہوئے ہیں وہ پاکستان میں ہے اور بہت فعال ہے۔کبھی وہ طاہر القادری کے کنٹینر پر اور کبھی عمران خان کے کنٹینر میں خان صاحب سے خفیہ ملاقات میں مصروف ہے۔اغلب گمان یہی ہے کہ عمران خان نے ایمپائر کے انگلی کھڑی کرنے کا عندیہ بھی اسی کے کہنے پر دیا تھا۔یہ چوہدری برادران کے بہت قریب ہے اور چوہدری شجاعت نے جو حال ہی میں بیان دیا ہے کہ اب فوج کو اقتدار سنبھال لینا چاہیے۔ادھر یہی بات دونوں دھرنوں کے شباب میں لندن سے الطاف حسین بھی کہہ چکے ہیں۔

جاوید ہاشمی نے عین وقت پر سازش بے نقاب کرکے ملک پر بڑا احسان کیا ہے۔قادری اور عمران نے اپنی گھٹیا سیاست میں پاک فوج اور سپریم کورٹ کو اپنی پشتیبان ہونے کا تاثر دے کر دونوں مقتدر اداروں کی توہین کی ہے۔عام آدمی حیران ہوتا تھا کہ ان دھرنوں پر یومیہ کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں اور پھر دونوں دھرنوں کے شرکاء کو زرخرید بھی ادا کیا گیا ہے۔مگر اب لندن پلان نے لوگوں کی آنکھیں کھولی ہیں کہ پاکستان میں تو پتلیاں صرف ناچ رہی ہیں جبکہ ان کی ڈوریاں تو لندن میں بیٹھے ہوئے ہلا رہے ہیں۔چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے جاوید ہاشمی کے انکشافات اور پھر ڈاکٹر اعجاز حسین کے لندن پلان کے منظر عام پر آنے کے بعد یہ لوگ رات کی تاریکی میں غائب ہو جاتے کیونکہ ان کے چہرے اب قوم کی نظروں سے چھپے نہیں رہے اور نہ ہی اب یہ کوئی راز رہ گیا ہے کہ ایک امام مسجد اور ایک کرکٹ کا کھلاڑی اتنا سرمایہ کہاں سے لے آئے ہیں۔؟

ملک دشمن طاقتیں عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت کو کیسے پرامن اور پھلا پھولتا دیکھ سکتی ہیں۔چین کے صدر پاکستان میں خود آکر چونتیس ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا معاہدہ کر رہے تھے جو ان دھرنوں کی وجہ سے اب نہیں آرہے۔قارئین کرام! کیا اب بھی لندن پلان کی پوری سمجھ نہیں آئی؟

قارئین محترم! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ قلم جس کی قسم خود رب العالمین نے کھائی۔ وہ قلم جس کی عظمت وحرمت کا یہ مقام ہے کہ پہلی وحی میں خالق کائنات نے الذی علم بالقلم کہہ کر اس امانت گرانبار کا احساس دلائیں میں اس قلم کو آلودہ نہیں کرنا چاہتا، لیکن جن غلیظ جنسی ہتھکنڈوں کے ذریعے آوارہ اور بدمعاش لوگوں کا مجمع اکٹھا کر کے میرے وطن کو پستی میں دھکیلنے کی کوشش کی جارہی ہے بحیثیت پاکستانی میرا دل دکھتا ہے۔ ابھی ان سطور کی تحریر کے دوران عمران خان کے دھرنے میں انکشاف کیا گیا کہ مشرف جیسے کی منظور نظر اداکارہ عتیقہ اوڈھو بھی تشریف لے آئی ہیں اور پھر ان ناچنے والیوں اور ناچنے والوں کا والہانہ پن دیکھنے کے قابل تھا۔ اجڑتے میلے کو رونق دینے کے لیے ابھی نامعلوم اور کیا کیا کچھ چھپا کے رکھا ہے۔

ادھر الطاف حسین نے بھی اپنے اراکین قومی وصوبائی اسمبلی کو اپنے استعفے جمع کرانے کا حکم دیا۔ ٹی وی پر ایک تبصرہ کرنے والے صاحب کہہ رہے تھے کہ عمران خان تو احتجاج کر رہا ہے صحیح یا غلط، اس کی حکومت سے لڑائی ہے اور وہ ہر حربہ استعمال کرنا چاہتا ہے اس کی پارٹی کے استعفوں کی تو سمجھ آتی ہے لیکن بیٹھے بٹھائے الطاف کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کی نواز شریف سے نہ لڑائی نہ جھگڑا نہ کوئی دھاندلی کا الزام اس کا اپنی پارٹی سے استعفے طلب کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ انتظار کیجیے لندن پلان ابھی بہت سی باتیں جو سمجھ سے بالاتر ہیں سمجھا دے گا۔

ادھر پورا پنجاب طوفانی بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہے۔ وزیراعظم بتا رہے تھے کہ گذشتہ بیس سالوں میں اتنا شدید سیلاب دیکھنے میں نہیں آیا۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، وزیرآباد، گجرات، پسرور، سرگودھا بھیرہ کے علاقوں میں سینکڑوں دیہات زیرآب ہو چکے ہیں، بہت سے شہروں اور دیہاتوں میں مکانات گرنے سے دوسو کے قریب انسانی جانیں لقمہ اجل بن چکی ہیں۔ کتنے ہی دیہات ایسے ہیں جہاں لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر پناہ لیے ہوئے ہیں۔ ان کے گھر کا سارا اثاثہ مال، مویشی سب کچھ نذر آب ہو چکا ہے اور ایسے منظر بھی دیکھنے کو مل رہے ہیں کہ لوگ درختوں پر پناہ لیے ہوئے ہیں۔

آج بھی پاک فوج کے جوان کچھ آدمیوں کو درختوں سے اتار رہے تھے تو ان لوگوں نے بتایا کہ وہ بیس گھنٹے سے درخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو پانی کے ریلے میں کسی درخت تک نہیں پہنچ سکے، پورے پنجاب پر قیامت صغریٰ بپا ہے، فصلیں تباہ ہو گئیں، گھر کا سارا سامان تباہ ہو گیا، مال مویشی بھی نہ بچ سکے، جو ایک دن پہلے لاکھوں کے مالک تھے اب لوگوں کے ہاتھوں کو ایک نان شبینہ کے لیے تک رہے ہیں۔ پاک فوج کے ہیلی کاپٹر، کشتیاں انسانی جانوں کو بچانے کے لیے شب وروز مصروف ہیں۔ فوج پہلے ہی دہشت گردوں کے خلاف ضرب عضب میں مصروف تھی، اب پورے پنجاب میں پھیلے ہوئے سیلاب نے فوج کو اور زیادہ مصروف کر دیا ہے۔ لوگوں کو اپنی جان ومال کا فکر ہے اور عمران خان کے دھرنے ڈانس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

پوری سول سوسائٹی اپنے ان بے گھر ہونے والے ہم وطنوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ مخیر حضرات، دینی جماعتیں سیلاب زدگان کی مدد کے لیے اپنے اپنے کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ نواز شریف اور شہباز شریف پورے صوبے کی انتظامیہ کو متحرک کرنے کے لیے ہر متاثرہ آبادی میں پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ ہر پاکستانی اپنے ان بھائیوں کا کرب اپنے دل میں محسوس کر رہا ہے۔ وزیراعظم پاکستان، وزراء ان دھرنے بازوں سے مسلسل اپیل کر رہے ہیں کہ اس مشکل وقت میں ان بے سہارا لوگوں کا سہارا بن جائیں، اس کے بعد پھر دھرنے پر آ جائیں۔

لندن سے اب تو الطاف حسین بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ وقت دھرنے کا نہیں بلکہ پانی میں ڈوبتے لوگوں کو بچانے کا وقت ہے۔ پوری قوم اپیل کر رہی ہے کہ دھرنے باز، سیلاب زدگان بھوکے پیاسے ہیں یہ ناچنے والیاں اور ناچنے والوں کو چند دن چھٹی پر بھیج کر جو تین وقت ان کو عیاشیاں کرا رہے ہو وہ غریب مستحق لوگوں کو کھلاؤ۔ لیکن دھرنے باز جانتے ہیں کہ اگر ان قیدیوں کو آزاد کر دیا تو پھر یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ وہ بے چارے تو اب بھی انتظار میں ہیں کہ ڈاکٹر اعجاز حسین، چوہدری برادران اور پیچھے لندن میں سرگرم اسلام دشمن اور پاکستان دشمن لابی پردۂ غیب سے کوئی اچھی خبر ظاہر کر لے گی ایمپائر نے انگلی کھڑی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

الاستفتاء

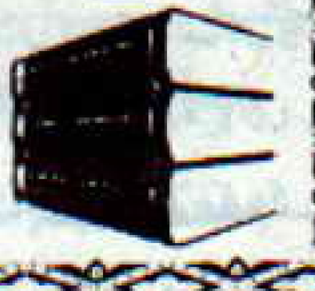

حافظ عبدالوہاب روپڑی

طوافِ بیت اللہ اور وضوء کا حکم؟

سوال: ہم حج اور عمرے کے لیے جاتے ہیں اگر بیت اللہ کے طواف کے دوران وضوء ٹوٹ جائے تو پھر کیا کریں؟ کیا وضوء دوبارہ کرنے کی صورت میں ہمیں طواف دوبارہ کرنا پڑے گا یا پہلے چکر شمار کرتے ہوئے بقیہ طواف مکمل کرلیا جائے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

سائل: محمد یونس آف قبولہ عارفوالہ

الجواب بعون الوهاب: حج وعمرہ شعائر اسلام میں سے ہیں۔ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ حج اور عمرہ میں طواف بیت اللہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے لہٰذا ہر حاجی اور معتمر کو اسے سنت رسول کے مطابق ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا: خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ تم مجھ سے حج اور عمرہ کا طریقہ سیکھو۔ (السنن الكبرى للبيهقي كتاب الحج باب الايضاع في وادي محسر ج 5 ص 204 رقم الحديث: 9524) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تو آپ نے بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے وضوء کیا۔ أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ. آپ ﷺ جب حج کے لیے تشریف لائے تو آپ نے وضوء کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا (بخاری بشرح الكرماني كتاب الحج باب الطواف على وضوء ج 8 ص 121 رقم الحديث: 1641 مسلم كتاب الحج باب ما يلزم من طاف بالبيت ج 4 جز 8 ص 173 رقم الحديث: 1235)

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ طواف بیت اللہ نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے طواف میں کلام کرنے کی اجازت دی ہے جو کوئی کلام کرے وہ اچھی کلام کرے۔ (صحیح ابن حبان كتاب الحج باب ذكر الاخبار عن اباحة الكلام للطائف ج 9 ص 143-144 رقم الحديث: 3836)

طواف بیت اللہ کو مثل نماز بھی قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی طرح ہے۔ (ترمذی كتاب الحج باب ماجاء في الكلام في الطواف جز 3 ص 420 رقم الحديث: 960) اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: أَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ دوران طواف کم کلام کیا کرو کیونکہ تم نماز میں ہوتے ہو۔ (نسائی كتاب الحج باب اباحة الكلام في الطواف ص 452 رقم الحديث: 2923)

طواف کے لیے حدث اکبر "ایسی ناپاکی جس سے غسل واجب ہوتا ہے" اور حدث اصغر "جس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے" سے پاک ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ بعض ائمہ طواف کے لیے حدث اکبر اور حدث اصغر سے طہارت کو شرط قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک طواف میں وضوء بھی شرط ہوگا، جیسا کہ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا خیال ہے، امام شافعی نے اسے شرط کے ساتھ ساتھ واجب بھی قرار دیا ہے۔ (الفقه الاسلامي وادلته شروط الطواف ج 3 ص 155 رقم الحديث: 1660)

ان تینوں ائمہ کرام کے نزدیک طواف کے لیے وضوء شرط ہے یعنی اگر دوران طواف وضوء ٹوٹ جائے تو انسان وضوء دوبارہ کرے۔ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک طواف دوبارہ شروع کرنا پڑے گا لیکن امام شافعی کے نزدیک اپنے طواف پر بنی کرسکتا ہے، لیکن دوبارہ طواف کرنا اس کے لیے مسنون ہوگا۔ (الفقہ الاسلامی ج 3 ص 157)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک طواف بیت اللہ کے لیے طہارت شرط نہیں بلکہ واجب ہے۔ اگر طواف کرنے والے کا وضوء ٹوٹ گیا اور اس نے

طواف جاری رکھا تو اس کا طواف صحیح ہوگا، اس کے ذمہ ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگی۔ حدث اکبر "جس سے غسل واجب ہوتا ہے" کی صورت میں اس کے لیے ایک اونٹ بطور دم دینا لازم ہے۔ (بدائع الصنائع کتاب الحج فصل فی شرطه وواجباته ج2 ص 207-208 البحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب الحج باب الهدی ج 3 ص 98) ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ بوقت طواف حدث اصغر اور اکبر سے طہارت حاصل کرنا اور ستر کو ڈھانپنا شرط ہے۔ (مغنی ابن قدامه (فصل) يكون طاهر افی ثياب طاهر ج 5 ص 222)

سید قطب شہیدؒ نے طواف کی سات شرائط بیان کی ہیں:
(۱) حدث اصغر اور اکبر سے طہارت کا ہونا (۲) ستر کا ڈھانپنا (۳) سات چکروں کا ہونا (۴) حجر اسود سے طواف کا شروع کرنا (۵) "دائیں طرف سے شروع کرنا (۶) بیت اللہ کے اردگرد چکر لگانا (۷) چکروں کے اندر موالات کا ہونا۔ یہاں انھوں نے طواف بیت اللہ کے لیے حدث اصغر یعنی وضوء کو شرط قرار دیا ہے (فقہ السنہ خاص شروط الطواف ج 2 ص 225)

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ طواف بیت اللہ کو حقیقی نماز قرار نہیں دیا جاسکتا، اگر اس سے حقیقی نماز مراد ہوتو پھر دوران طواف کھانے پینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ امور نماز کو باطل کر دیتے ہیں بلکہ اس سے مراد طواف کے بعض امور اور احکام میں نماز کے مشابہ ہونا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مسجد کی طرف نکلے تو وہ اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا) نہ دے کیونکہ وہ نماز میں ہے، حالانکہ ایسی حالت میں کلام کرنی جائز اور حالت نماز میں کلام کرنا منع ہے۔ جب طواف حقیقی نماز نہیں تو اس پر نماز والی شرائط عائد نہیں کی جاسکتیں لہٰذا طواف کے لیے وضوء شرط اور واجب قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہو لكِنْ تُسْتَحَبُّ فِيْهِ الطَّهَارَةُ الصُّغْرٰى لیکن اس کے لیے وضوء کرنا مستحب ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج 26 ص 199)

صورت مسئولہ میں ثابت ہوا کہ طواف کے بعض احکام نماز جیسے ہیں یا طواف اجر وثواب میں نماز جیسا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مثل صلاۃ بھی کہا ہے، جب طواف حقیقی نماز نہیں تو اس کے لیے نماز والی شروط بھی نہیں ہوں گی لہٰذا نماز کے لیے وضوء شرط اور طواف بیت اللہ کے لیے شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہوگا، جیسا کہ امام ابن تیمیہ کا خیال ہے۔ اس لیے طواف بیت اللہ باوضوء ہو کر کرنا چاہیے، اگر دوران طواف کسی کا وضوء ٹوٹ جائے تو وہ دوبارہ وضوء کر کے باقی ماندہ چکر پورے کرلے۔

ضروری اعلان

قارئین کرام آپ بخوبی جانتے ہیں کہ جب بھی تاریخ اہلحدیث کا تذکرہ کیا جائے تو اس میں خاندان روپڑیہ کا نام سرفہرست ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں ان کی خدمات دینیہ اظہر من الشمس ہیں۔ تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت، تدریسی میدان ہو یا تبلیغی، فن مناظرہ ہو یا فن خطابت، قلم وقرطاس کی بات ہو یا بحث ومباحثہ کا میدان ہو ہر میدان میں روپڑی خاندان کی خدمات جلیلہ اور کردار واضح ہے۔

خاندان روپڑیہ کی قائم کردہ علمی وتدریسی درسگاہ کی صد سالہ تقریب کے پُرمسرت موقع پر ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ہم اپنے معزز علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے علم وعرفان اور مشاہدات کی روشنی میں خاندان روپڑیہ بالخصوص حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ کی خدمات دینیہ کے حوالے سے اپنی قلم کو حرکت میں لائیں تاکہ نوجوان نسل کو اپنے اکابر بزرگوں کی خدمات دینیہ سے آگاہ کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت وکاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین نوٹ: تمام مضامین نگار اپنے مضامین درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ شکریہ

(منجانب: شاہد محمود جانباز: دفتر ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث Shahid Mian Janbaz@yahoo.com)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 20)

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۙ۝ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ ''اور جنتی جہنمیوں کو پکار کر کہیں گے کہ بیشک ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے سچا پایا، کیا تم نے بھی وہ وعدہ سچا پایا جو تمھارے رب نے تم سے کیا تھا؟ وہ (جہنمی) کہیں گے: ہاں۔ پھر ایک اعلان کرنے والا ان میں اعلان کرے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ۝ وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ اس میں کج روی ڈھونڈتے اور آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ۝''

مشکل الفاظ کے معانی

مُؤَذِّنٌ: اعلان کرنے والا

یَصُدُّوْنَ: وہ روکتے ہیں

عِوَجًا: کج روی

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے سخت وعید اور اہل توحید کے لیے جنت کی نوید بیان فرمائی تھی اور ان آیات میں جہنمیوں اور جنتیوں کے مابین ہونے والی گفتگو اور مکالمہ کو بطور نصیحت بیان کیا گیا ہے۔

التوضیح

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کا دین (توحید) ایک جبکہ شریعتیں مختلف تھیں اس کے باوجود ہر شریعت کی دعوت کا بنیادی اصول وضابطہ یہی تھا کہ اہل توحید اور فرمانبرداروں کے لیے دنیاوی سکون اور کبھی ختم نہ ہونے والی اخروی نعمتیں ہیں جبکہ کفار، مشرک اور نافرمانوں کا ٹھکانہ جہنم کی خطرناک اور دہکتی ہوئی آگ ہے۔

یہ وعدہ ہر نبی نے اپنی اُمت کو دیا جس دن اس وعدہ کی وفا ہوگی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے تو اس وقت اہل جنت اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے کلمات کہنے کے ساتھ ساتھ اہل جہنم کو بطور زجر وتوبیخ مخاطب کر کے کہیں گے کہ ہم نے اپنی توحید، اطاعت، طہارت، دعوت و تبلیغ، جہاد اور دیگر عبادات کا ثمر پالیا اور تم نے اپنے شرک، کفر اور حسد بغض جیسے سنگین جرائم کی سزا پائی؟ جہنمی اپنی زبان سے اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے نَعَمْ ہاں واقعتاً ہم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا مگر ہماری بدبختی اور بداعتقادی ہماری ہلاکت کا سبب بنی۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی جنگ بدر کے دن کنویں میں گرے ہوئے مقتول قریش کے کفار کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ! بھلا جو وعدہ تمھارے پروردگار نے تم سے کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا؟ میرے رب نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا میں نے تو اُسے سچا پایا ہے؟ سیدنا عمرؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس مردہ قوم کو آواز دے رہے ہیں یہ کیسے سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے؟ وہ تو مردہ لاشیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان سے جو بات کہہ رہا ہوں اے تم ان کی

نسبت زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم كتاب الجنة ونعيمها باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه ج 9 جز 17 ص 173 رقم الحديث: 2874 بخاری بشرح الكرمانی كتاب المغازی باب قتل أبی جهل ج 15 ص 161 رقم الحديث: 3976)

جہنمیوں کے اقرار کرتے ہی ایک فرشتہ تمام مخلوق کے سامنے اعلان کرے گا: فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ. آج اہل جہنم پر ان کے ظلم وستم اور شرک وکفر کے سبب لعنت ہے یعنی ہر قسم کی رحمت اور خیر سے محرومی ہے۔

ہشام بن عبدالملک اور آیت کریمہ

طاؤسؒ ہشام بن عبدالملک کے پاس آئے تو اُسے کہا: اِتَّقِ اللهَ وَاحْذَرْ يَوْمَ الْأَذَانِ اللہ سے ڈر اور اعلان کے دن سے ڈر، اُس نے پوچھا اعلان کون سا ہے؟ طاؤس نے یہ آیت پڑھی: فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ. ہشام آیت مبارکہ سنتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ طاؤسؒ کہنے لگے یہ کیفیت اس دن کا حال سننے کی بناء پر ہے اور اس دن کا مشاہدہ کرنے پر کیا کیفیت ہوگی؟

(الکبائر للذہبی ص 179)

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۝ اہل جہنم کی ہلاکت اور تباہی بیان کرنے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تباہی کے اسباب میں سے تین اہم اسباب بیان فرما کر اہل ایمان کو ان جرائم سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

اللہ کی راہ سے روکنا

ان ظالموں نے نہ صرف خود حق قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ دوسروں کو بھی توحید اور قبول حق سے روکنے کی ناپاک کوششیں کرتے رہے اور خود گمراہ ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی گمراہی کا بھی سبب بنے۔ اسی لیے فرمایا: يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

دین میں کج روی کی تلاش

اہل جہنم کا ایک گناہ یہ بھی تھا کہ انہیں صراط مستقیم کی درستگی اور دین اسلام کی حقانیت کسی صورت قبول نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے صراط مستقیم اور دین الٰہی کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا اور ہدایت کی راہ میں کج روی تلاش کرنے کی مذموم کوشش کی تاکہ لوگوں کو اس دین سے دور کرنے میں کامیاب ہو سکیں اسی لیے فرمایا: وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا.

آخرت کا انکار

روز قیامت اور احوال قیامت کا انکار بھی اہل جہنم کی تباہی کا سبب واقع ہوا کیونکہ کفار اور مشرک حیات بعد الممات کا ذکر قرآن مجید میں سنتے تو جواب میں کہتے: وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ ''زندگی تو صرف دنیا کی ہے اور ہم قبروں سے نہیں اٹھائے جائیں گے''(الانعام: 29)

اخذ شدہ مسائل

(1) اہل جنت اور اہل جہنم میں سے جب کوئی ایک دوسرے سے بات کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ بات نہیں کر سکے گا اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے۔

(2) اہل جنت، اہل جہنم کو اپنے اوپر ہونے والے انعامات الٰہیہ کی خبر دیں گے اور ان سے ان کے ساتھ ہونے والے سلوک کا استفسار کریں گے۔

(3) اللہ تعالیٰ کے کیے ہوئے تمام وعدے سچے اور برحق ہیں، ہر صورت ان کی وفا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی صورت بھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

(4) ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوں گے اور تمام مخلوق ان کی رسوائی سے باخبر ہوگی۔

(5) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا اور شریعت مطہرہ کو اپنی شہوات اور خواہشات کے تابع کرنا ظلم کہلاتا ہے، حقیقت میں یہی لوگ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

فضائلِ حج اور مناسک حج

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

حج میں بہت سے کام ہوتے ہیں اور حج کی فضیلت میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔

زیارت بیت اللہ کی نیت

حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص زیارت بیت اللہ کی نیت سے روانہ ہوتا ہے تو اس کے اور اس کی سواری کے ہر قدم رکھنے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر)

دوسری روایت میں ہے: ''تیری سواری جو قدم رکھے یا اٹھائے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔'' (طبرانی اوسط)

بیت اللہ کا طواف اور اس کا ثواب

بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کا نام طواف ہے،

حدیث میں ہے: ''جو شخص طواف بیت اللہ کرے اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ معاف فرماتا ہے، ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔'' (ابن خزیمہ)

حدیث میں ہے: ''بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذی) اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: ''اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکی لکھتا ہے، ستر ہزار گناہ معاف فرماتا ہے، ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کے اہل سے ستر افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے۔'' (ترغیب والترہیب بحوالہ ابوالقاسم اصبهانی)

حجر اسود اور رکنِ یمانی

بیت اللہ کے چار گوشے ہیں

(1) **حجر اسود:** مشرقی گوشے کو رکن حجر اسود کہتے ہیں کیونکہ اس میں حجر اسود ہے۔

(2) **رکن یمانی:** اس کے مقابل یمنی گوشے کو رکن یمانی کہتے ہیں کیونکہ وہ یمن کی طرف واقع ہے۔

(3) **رکن شامی:** تیسرے کونے کا نام رکن شامی ہے کیونکہ وہ شام کی طرف واقع ہے۔

(4) **رکن عراقی:** چوتھے کا نام رکن عراقی ہے کیونکہ وہ عراق کی طرف واقع ہے۔

☆ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت حجر اسود کو بوسہ دیتے اور ہاتھ لگاتے ہیں۔

☆ رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگاتے ہیں (رکن یمانی پر اشارہ کرنا منع ہے)

☆ رکن شامی کو اور رکن عراقی کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ چھوتے ہیں۔

حدیث میں ہے: ''حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا گناہ کی معافی ہے۔'' اسی طرح دوسری حدیث میں ہے: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرکے حجر اسود کو ہاتھ لگانے آتا ہے وہ رحمت ربانی میں چلتا ہے، جب ہاتھ لگا کر مندرجہ ذیل کلمات پڑھتا ہے تو اس کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (ترغیب والترہیب)

طواف کی دو رکعت

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر آتے ہیں جو بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے ہے، وہاں دو رکعت نفل پڑھتے ہیں جس کو طواف کی نماز کہتے ہیں۔

حدیث میں ہے: ''طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا

ثواب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرانے کے برابر ہے۔"

(طبرانی کبیر)

اسی حدیث میں ہے: "ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت پڑھنے والے کے لیے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ گناہ سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے شکمِ مادر سے پیدا ہونے کے دن تھا۔"

(ابوالقاسم اصفہانی)

نوٹ

آبِ زمزم کا بیان آگے مناسک حج میں آئے گا۔

صفا مروہ کی سعی

بیت اللہ کے قریب دو پہاڑیاں ہیں، مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت پڑھ کر ان پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگاتے ہیں۔ حدیث میں ہے: "صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے"

(طبرانی کبیر)

عرفات میں قیام

مکہ شریف سے 9 میل کے فاصلے پر ایک میدان ہے جس کو عرفات کہتے ہیں۔ ماہ ذوالحج کی نویں (9) تاریخ کو ظہر سے مغرب تک حاجی لوگ وہاں ٹھہرتے ہیں، ذکر الٰہی اور دعا میں مشغول رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے

حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ عرفات کے دن آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں میں فخر کرتا اور اعلان کرتا ہے:

"میرے بندے پراگندہ بالوں والے دور دراز سے میری رحمت کی امید لے کر میرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے گناہ ریت کے ذرات یا بارش کے قطرات یا سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوتے تو میں تمھیں ضرور بخش دیتا، لوٹ جاؤ تم بھی بخشے ہوئے ہو اور جس کی تم سفارش کرتے ہو وہ بھی بخشا ہوا ہے۔"

(طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندوں کو کون سی چیز یہاں لائی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: تیری ذات اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنی ذات اور مخلوق کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا خواہ ان کے گناہ زمانے کی گنتی اور ریت کے ذرات کے برابر ہی ہوں۔"

(طبرانی اوسط)

جمرات کو کنکریاں مارنے کی فضیلت

بیت اللہ شریف سے تین کوس کے فاصلے پر منیٰ ایک جگہ ہے، جہاں عید کے دن قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہاں تین بڑے ستون ہیں جن کو جمرات کہتے ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ رب العزت کے حکم سے قربان کرنے لگے تو شیطان ان جمرات کے پاس دکھائی دیا تاکہ ان کو قربانی سے روکے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ہر جمرے کے پاس اس کو سات کنکر مارے۔ اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے اور شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے حاجی بھی ان جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ حدیث میں ہے: "ہر کنکر کے بدلے ایک مہلک کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔"

(طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے: "جمرات مارنے کے عوض اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے جو کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک سے پوشیدہ رکھا ہے کوئی جانتا ہی نہیں۔" (طبرانی کبیر) ایک حدیث میں ہے: "یہ ایسا ذخیرہ ہے جو اس وقت تیرے کام آئے گا جب تو بہت محتاج ہوگا۔"

(ابوالقاسم اصفہانی)

قربانی

حدیث میں ہے: "تیری قربانی اللہ تعالیٰ کے پاس ذخیرہ ہے جو عین محتاجی کے وقت یعنی قیامت کے دن تیرے کام آئے گی۔"

(طبرانی کبیر)

☆ پل صراط پر تیری سواری بنے گی ☆ ترازو کے نیک اعمال کے پلڑے میں اس کی ہر چیز رکھی جائے گی ☆ ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی ☆ ذبح کے وقت قطرۂ خون زمین پر گرنے سے پہلے مقام قبولیت کو پہنچ جاتی ہے۔ (مشکوۃ)

حجامت بنوانا

حج و عمرہ سے فارغ ہو کر حاجی حجامت کراتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: "ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔" (طبرانی کبیر) دوسری حدیث میں ہے: "تیرا بال قیامت کے دن نور ہوگا۔ (لیکن یاد رہے کہ حجامت خلاف شریعت نہ ہو ورنہ پورا حج ضائع ہونے کا خطرہ ہے) (طبرانی کبیر)

طواف وداع

حج سے فارغ ہو کر وطن واپس آتے ہوئے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں، اسے طواف وداع کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے: "سب کاموں سے فارغ ہو کر جب حاجی طواف وداع کرتا ہے تو فرشتہ نازل ہو کر اس کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے، اب آئندہ نئے سرے سے عمل شروع کر دے۔"

(طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے: "اے حاجی! جب تو طواف وداع کرتا ہے تو ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا، یہ تمام بشارتیں اس خوش نصیب حاجی کے لیے ہیں جس کا حج کتاب وسنت کے مطابق اور رضائے الٰہی اور سنت نبوی کی برکات اور تجلیات سے معمور اور منور ہو۔

اَللّٰهُمَّ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا

مناسک حج

اس مضمون میں مناسک حج کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے یعنی حاجی گھر سے چل کر واپس آنے تک جو کچھ کرتا ہے اس کا ترتیب وار بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ

سفر کا مسنون طریقہ

سفر کا دن

نبی ﷺ جمعرات کو سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔ جس طرح حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعرات کا دن بہتر ہے ورنہ دوسرے دنوں میں سفر جائز ہے۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے لیے نبی ﷺ 26 ذی قعدہ 10ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور 4 ذوالحجہ بروز اتوار قبل از دوپہر مکہ مکرمہ تشریف لائے، گویا یہ تمام سفر 9 روز میں طے ہوا۔

سفر کا وقت

نبی ﷺ عموماً دن کے پہلے حصے میں سفر شروع فرماتے تھے۔

سفر بصورتِ جماعت

جماعتی صورت میں سفر کرنا بہتر اور باعث خیر و برکت ہے۔ نیز خرچ میں کفایت ہوتی ہے، ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں شریک رہتے ہیں نماز باجماعت پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔ وغیرہ

حدیث میں ہے: "جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنائیں۔ جماعت اسی صورت میں بنتی ہے کہ سب ایک کے ماتحت ہوں، پس اس مبارک سفر کو ہر طرح مسنون طریق پر طے کرنا چاہیے۔ زندگی میں بار بار ایسا پر عظمت اور بابرکت سفر نصیب نہیں ہوتا۔"

گھر سے روانگی کا عمل

پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ حدیث میں ہے: "انسان نے اپنے اہل کے پاس دو رکعت سے بہتر کوئی شے نہیں چھوڑی۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یاایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں نے اللہ پر توکل کیا گناہ سے بچنا اور نیک عمل کی توفیق ملنا صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

(ابوداود، ترمذی)

رخصت کرنے کی دعا:

حدیث نبوی ﷺ ہے: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ تمہارے دین اور امانت اور اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ (ابوداود)

سفر کے وقت وصیت

حدیث نبوی ہے: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا لازم پکڑو اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ (ترمذی)

رخصت کے بعد کی دعا

حدیث نبوی ہے: اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ یا اللہ! اس مسافر (حاجی) کے لیے سفر کی دوری کم کردے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

جنگل کی سواری کی دعا

سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)

وہ ذات پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے اعمال کا سوال کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہمارے اس سفر کو آسان فرما اور اس سفر کی دوری کو لپیٹ دے۔ یا اللہ! تو اس سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں میں خلیفہ ہے، یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دیکھنے، غم سے اور برے رجوع سے اہل میں اور مال میں۔ (مسلم، مسند احمد، ابوداود)

دریا کی سواری کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. اللہ کے نام سے اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے، لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر نہیں کی۔ (ابن سنی)

بستی میں داخلہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا اے اللہ! ہمیں اس بستی کا پھل نصیب فرما اور اس کے رہنے والوں کو ہماری محبت عطا فرما اور ہمیں اس بستی کے نیک لوگوں کی محبت سے سرفراز فرما۔ (حصن حصین)

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا یا اللہ! میں تجھ سے بستی اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بستی کی برائی اور جو چیز اس میں ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

کسی بستی میں اترنے کی دعا

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ (مسلم)

رات کو کسی مقام پر اترنے کی دعا

يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ اے زمین! میرا تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور جو تم پر چلتی ہے، میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیر اور زہریلی چیز سے سانپ بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور جو

بچھواس نے جنا ہے اس کے شر سے۔ (ابوداود)

سحری کے وقت کی دعا

سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ سننے والے نے سن لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے اچھے انعامات جو اس نے کیے ہیں، یا اللہ! ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل فرما، ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتے ہیں۔ (مسلم)

صبح وشام کی دعائیں

شام کی دعا

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللہ کے لیے ہم نے اور تمام ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! اس رات کی بھلائی اور جو اس رات میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس رات کے شر سے اور جو چیز اس میں ہے اس کے شر سے۔ یا اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں سستی سے اور زیادہ بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کی آزمائش سے اور عذاب قبر سے۔ (مسلم)

صبح کی دعا

صبح کی دعا بھی یہی ہے: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ کی جگہ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ پڑھنا چاہیے۔

☆☆☆

بقیہ: درس حدیث

رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں چیزوں کو معاشرے میں ختم کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم اپنے سے کم تر اور کمزور انسان کی طرف دیکھو اور دوسرے مقام پر اپنے سے کم تر اور کمزور لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنے کا حکم دیا ہے۔

سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ "بدترین کھانا ایسے ولیمے کا ہے جس میں مال داروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے" (بخاری بشرح الکرمانی کتاب النکاح باب من ترک الدعوۃ ج19 ص99 رقم الحدیث: 5177 مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ ج5 جز9 ص198 رقم الحدیث: 1432)

مال دار لوگوں کا اپنی خوشیوں کے اندر غرباء، فقراء کو شامل کرنا معاشرے کے کئی مسائل کا حل ہے بلکہ ایسا طرز عمل اپنانے سے امراء اور فقراء کے دلوں میں اُلفت محبت اور یگانگی پیدا ہوتی ہے، فاصلے ختم اور باہمی اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ غرباء اور کمزور لوگ مال داروں کو اپنا معاون اور خیر خواہ سمجھتے ہیں اسی طرح اہل ثروت اپنے مال میں غرباء کا حق سمجھتے ہوئے ان کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

طبقہ ہائے زندگی میں باہمی اعتماد ہی معاشرہ کی ترقی اور امن کی ضمانت ہوتی ہے اور یہ چیزیں طبقات کے درمیان احساس محرومی کے خاتمے کا باعث بنتی ہیں جبکہ محروم طبقوں میں احساس محرومی کا پیدا ہونا فتنہ وفساد کا باعث بنتا چلا جاتا ہے۔

اگر آج بھی اہل ثروت لوگ ان چیزوں کا خیال رکھیں اور اپنی ایسی پرتکلف تقریبات میں احساس محرومی کے شکار طبقہ کو شامل کریں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اگر ان پرتکلف تقریبات میں سادگی پیدا کرتے ہوئے ان کو وسعت دے کر فقراء اور غرباء کی شمولیت کو یقینی بنالیا جائے تو دلوں میں نفرت کی جگہ محبت پیدا ہوگی اور محروم طبقات کو ایک بے یقینی صورتحال میں مبتلا ہونے سے بچایا جاسکتا ہے، جسکے معاشرے میں بہترین اور اثرات ہوں گے اور طبقاتی تقسیم ختم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

□□□

عیسائی اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ

عطاء محمد جنجوعہ

مسیحی صاحبان گفتگو کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمان ابن اللہ کے نظریے پر اعتراض کیوں کرتے ہیں حالانکہ وہ خود ان کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہتے ہیں جبکہ روح اللہ ابن اللہ سے کم نہیں۔ عیسائیوں نے قرآنی آیت کی من مانی تعبیر کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، اس لیے ہم قرآن کی روشنی میں اصل حقائق پیش کرتے ہیں

اگر قرآن حکیم میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو صرف بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ کہا گیا ہوتا تو ان کا اعتراض غور طلب ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے۔ کلمہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم، حکمتیں اور دلائل و براہین ہیں۔

قرآن مجید میں ہے: قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي "(اے نبی ﷺ!) کہہ دیں اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی بن جائے تو یقیناً سمندر ختم ہو جائے گا لیکن میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی۔" (الکہف:109)

جس طرح اللہ کے کلمات سورج، چاند، ستارے، زمین، پہاڑ، سمندر، جنگلات، حیوانات، جمادات اور نباتات بھی اللہ کے کلمات ہیں اسی طرح حضرت مسیح بھی "کن" سے پیدا ہونے والے کلموں میں سے ایک ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عام قانون ہے کہ میاں بیوی کے ملاپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ماہر حکماء اور فلاسفروں کے دور میں اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر سبب (باپ) کے کلمہ کن سے پیدا کیا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ کہا ہے۔

روح کا معنی ہے ما به الحياة جس کے ساتھ زندگی قائم ہو۔ زندگی دو قسم کی ہوتی ہے حسی اور معنوی۔ حسی زندگی وہ ہے جس کے ذریعے چلنا، پھرنا، بولنا اور یاد کرنا ہر قسم کے افعال صادر ہوتے ہیں اور معنوی وہ ہے جس سے مکارم اخلاق رحم، سخاوت اور محبت وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن حکیم کو کئی بار روح کہا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں وحی کو بھی روح کہا گیا ہے: رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ "وہ بہت بلند درجات والا عرش کا مالک ہے، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔" (المومن:15) وحی کو روح اس لیے تعبیر کیا گیا کہ جس طرح روح میں انسانی زندگی کی بقاء و سلامتی کا راز مضمر ہے اسی طرح وحی سے بھی انسانی قلوب میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے، ویسے کفر و شرک کی وجہ سے مردہ ہوتے ہیں۔

(ماخوذ احسن البیان)

(اے نبی ﷺ!) اللہ ذوالجلال نے آپ سے پہلے ہزارہا انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی کو نازل فرمایا ہے تو اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی امتیازی حیثیت تو نہ رہی جس کی بناء پر ان کو ابن اللہ کہیں۔ پادری صاحبان ابن اللہ کے موقف کی تائید کے لیے روح اللہ کا سہارا لیتے ہیں۔ اسی قرآن مجید کے ایک اور مقام میں ہے: اللہ تعالیٰ بنی آدم میں روح پھونکتا ہے، جس نے جو چیز بھی بنائی، نہایت خوب بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ "جسے ٹھیک ٹھاک کرکے اس میں اپنی روح پھونکی۔" (السجدۃ:9)

قرآن مجید کی مذکورہ آیات کی روشنی میں تمام انبیاء کرام، صحابہ کرام حتیٰ کہ تمام بنی آدم کو اللہ تعالیٰ کی جزئیت تسلیم کرنا پڑے گی۔ قرآن حکیم نے ہر قسم کی جزئیت کی نفی کر دی ہے: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ

الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیں کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی وہ جنا گیا اور نہ کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔''

(الاخلاص: 1 تا 5)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق حقیقت اتنی ہے کہ عام قانون کے تحت فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رحم مادر میں روح پھونکتا ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں فرشتہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدہ مریم علیہا السلام کے گریبان میں روح پھونک دی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو یہودیوں نے اُن پر بہتان تراشی کی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی عفت وعصمت کے ثبوت کے لیے اُن کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا تا کہ یہودیوں کا منہ بند ہو جائے۔

سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی عام قانون سے ہٹ کر تخلیق ہوئی اللہ نے اُسے ناقة الله کہا، قرآن میں ہے: وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً ''اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے، تمہارے لیے عظیم نشانی۔'' (ھود: 64) یہ وہی اونٹنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے کہنے پر اُن کی آنکھوں کے سامنے ایک پہاڑ یا چٹان سے برآمد فرمائی۔ اس لیے ناقة الله (اللہ کی اونٹنی) کہا گیا کیونکہ یہ خالص اللہ کے حکم سے معجزانہ طور پر خلاف عادت طریقہ سے ظاہر ہوئی تھی۔

روح اللہ سے ابن اللہ کی دلالت کرنے والو! صالح علیہ السلام کی جس اونٹنی کو ناقة الله کہا گیا ہے، کیا وہ اللہ کی الوہیت میں شریک ہے؟ اگر ہے تو اس کی پوجا کیوں نہیں کرتے۔ اگر نہیں تو روح اللہ سے ابن اللہ کا استدلال کیوں کرتے ہیں؟ اللہ نے اپنے مبعوث رسولوں کو خلیل اللہ، کلیم اللہ اور رسول اللہ کے القاب سے نوازا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو مبعوث رسولوں سے پیار ہے اور وہ اللہ سے ہم کلام ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی راہنمائی کے لیے رسول مبعوث کیے گئے ہیں لیکن اللہ نے زمان ومکان کی مناسبت سے اپنے رسولوں کو مخصوص القاب سے نوازا۔ وہ یہودی جو سیدہ مریم وحضرت عیسیٰ پر بہتان تراشی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہہ کر اُن کی پاک دامنی کو اجاگر کر دیا۔

یہود ونصاریٰ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کی ہستی کے بارے میں افراط وتفریط کا شکار تھے۔ قرآن نے واشگاف الفاظ میں وضاحت کر دی کہ وہ مریم صدیقہ کے بیٹے اور اللہ کے رسول ہیں اور بغیر باپ کے اُس کے کلمہ کن سے اُن کی پیدائش ہوئی اور وہ اللہ کی مقرب روحوں میں سے ایک مقدس روح ہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے یوسف نامی ایک آدمی تھا جس کا لقب رسولوں نے برنباس یعنی ''نصیحت کا بیٹا'' رکھا جس کی جائے پیدائش کپرس کی تھی اس کے پاس ایک کھیت تھا، اس نے بیچا اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔''

موجودہ دور کے عیسائی جن بنیادی عقائد کا پرچار کرتے ہیں انجیل برنباس ان کے بارے کیا اظہار خیال کرتی ہے۔

(1) اس انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ''خدا'' اور ''خدا کا بیٹا'' ہونے سے صاف انکار کیا ہے (2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ مسیح یا مسیحا جس کی بشارت عہد قدیم کے صحیفوں میں دی گئی ہے اس سے مراد میں نہیں ہوں بلکہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو آخر زمانے میں مبعوث ہوں گے (3) برنباس کا بیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو سولی نہیں دی گئی بلکہ اُن کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا (4) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جس بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ حضرت اسحٰق نہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔

موجودہ دور کے عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں حواریوں کے پیروکار نہیں بلکہ وہ پولس کے مقلد ہیں۔ جس کی حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ پولس کون تھا؟ وہ کٹر یہودی فریسی تھا اس کا اصل نام ساؤل تھا، وہ عیسیٰ علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں کا سخت دشمن تھا لیکن اچانک اس نے دعویٰ کر دیا کہ دمشق کے راستہ میں حضرت مسیح علیہ السلام خداوند کے نور کی صورت میں آئے مجھے مخاطب ہو کر کہا اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ میں یسوع ہوں، میں اس لیے تجھ پر ظاہر ہوا ہوں کہ تجھے گواہ مقرر کروں۔ پولس نے حواریوں کے سامنے

ایمان لانے کا دعویٰ کیا لیکن وہ تصدیق کرنے کو تیار نہ تھے، برناباس نے ہی اُس کی تصدیق کی۔

اس موقع پر پولس کا ایمانی تقاضا تو صرف یہی تھا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کے ہاں رہ کر تربیت حاصل کرتا لیکن وہ دمشق کے جنوبی علاقہ میں چلا گیا، تین سال بعد وہ یروشلم واپس گیا، اُس نے برناباس سے مل کر تبلیغ میں حصہ لیا۔ جب اُس نے مسیحی عقائد میں ترمیم شروع کی تو حواری اس سے الگ ہو گئے حتی کہ برناباس نے بھی پولس سے علیحدگی اختیار کر لی بلکہ اس نے جگہ جگہ جا کر پولس کی نظریاتی مخالفت کی جو اُس کی لکھی ہوئی انجیل کے پہلے صفحے پر موجود ہے۔

سولہویں صدی میں پوپ اسکٹس پنجم کے خفیہ کتب خانہ سے برناباس انجیل برآمد ہوئی جس میں پولس کے عقائد کفارہ اور تثلیث کی مذمت ہے اور نبی کریم محمد ﷺ کے بارے میں پیشین گوئی موجود ہے۔ اہل مغرب تم مادہ کی کیفیت، ستاروں کی ہیئت اور زمین کی ماہیت کی تحقیق میں مگن ہو آپ کی ریسرچ سے انسانی جسم کی آرام و آسائش کے لیے بے شمار سہولتیں ایجاد ہوئی ہیں چونکہ روحانی تسکین اور سکون قلب ایمان و یقین اور عمل صالح کے بغیر ناممکن ہے تم نے اس پر ریسرچ کرنے کی بجائے نائٹ کلبوں کا سہارا لے لیا۔ کیا یہ پولس کے خودساختہ عقیدہ کفارہ کی سزا نہیں؟ پولس کے دعویٰ کی تائید کرنے والے برناباس نے اُس سے علیحدگی کیوں اختیار کر لی؟

عقیدہ تثلیث اور کفارہ جیسے ملحدانہ نظریات اسی اختلاف کی بنیاد تھے اگر نہیں تو پھر کون سی وجوہات تھیں؟ پولس ایک طرف دعویٰ کرتا ہے کہ اُسے عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ ایمان لے آ اور اٹھ تبلیغ کر۔ دوسری طرف اُس کا عمل یہ ہے کہ اُس نے یروشلم سے دمشق جا کر تین سال گم نامی کی زندگی کیوں بسر کی؟

انجیل یوحنا وغیرہ میں آخرالزمان پیغمبر ﷺ کی بشارت کے لیے فارقلیط کا لفظ لکھا جاتا رہا۔ البتہ بین القوسین میں بطور ترجمہ روح القدس وغیرہ لکھا جانے لگا۔ رفتہ رفتہ فارقلیط کو حذف کر کے اس کی جگہ روح حق مددگار لکھنا شروع ہو گیا۔ یونانی زبان کے لفظ فارقلیط کا جو معنی بھی لیں اس کا مصداق حضرت محمد ﷺ ہوں گے۔ اہل مغرب کو دعوت فکر ہے۔

الہامی کتب وصحائف میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے متعلق پیشین گوئی موجود تھی کہ وہ عرب کی کھجوروں والی بستی میں مبعوث ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ یہودی یروشلم سے آ کر یثرب (مدینہ منورہ) میں آباد ہو گئے۔ چند یہودیوں نے آپ ﷺ کی رسالت کا اس لیے انکار کر دیا کہ وہ بنی اسرائیل میں مبعوث نہیں ہوئے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہودی مدینہ میں آباد عرب قبائل کو آپس میں لڑا کر سرداری کا خواب دیکھ رہے تھے وہ چکنا چور ہو گیا۔ اگر آپ کو اس نقطہ نظر سے اتفاق نہ ہو تو تحقیق کریں کہ یہ یہودی جو پھونک پھونک کر قدم اٹھاتے ہیں۔ مثلاً اسرائیل میں آبادی کا اضافہ کرنا مقصود ہو تو دنیا بھر کے یہودی نقل مکانی کر کے وہاں آباد ہو جاتے ہیں اس کے برعکس عربوں کو دنیا میں بدنام کرنا ہو تو فلسطین سے نکل کر عربوں کے ظلم وستم کا واویلا مچاتے ہیں۔

غور طلب پہلو یہ ہے کہ یہودی فلسطین وشام کا سرسبز وشاداب علاقہ چھوڑ کر عرب کے ریگستانی علاقہ میں کس مقصد کے لیے آئے تھے؟ اگر آپ غور وفکر کرنے کے لیے تیار نہیں اور آپ کو اپنے عقائد پر پختہ یقین ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، خدائی اُن میں حلول کر گئی ہے اور صلیب پر چڑھ کر اُن کی موت واقع ہوئی اور انھوں نے بنی آدم کی طرف سے کفارہ ادا کیا ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور سپاہیوں نے اُن کو گرفتار کرنے کے لیے اُن کے مکان کا گھیراؤ کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا۔ جس طرح تمھارے آباؤ اجداد نجران کے عیسائیوں نے اپنے غلو آمیز عقائد پر نبی مکرم ﷺ سے جھگڑا کیا آپ ﷺ نے اُن کو سمجھانے کی کوشش کی جب وہ نہ مانے تو خاتم النبیین ﷺ نے اللہ کے حکم سے اُن کو مباہلہ کی دعوت دی۔ ہم اپنے نبی مکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کو مذکورہ عقائد سے متعلق مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر آپ اس کے لیے آمادہ نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کریں تو یقیناً رب تعالیٰ آپ کو ہدایت کی نعمت سے سرفراز فرمائے گا۔

شیطان انسان کے روپ میں

احسان الحق شاہ

دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے سب نے اپنی قوموں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا۔ یہ اتنا بڑا فتنہ ہوگا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے نبی آخرالزماں ﷺ کو مطلع کیا ہے تب سے خاتم النبیین ﷺ اس سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اس کے احوال کے ذکر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال ایک شخص کے پاس جائے گا جس کا والد اور بھائی فوت ہوں چکے ہوں گے اور کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے رب مان لے گا، وہ کہے ہاں مان لوں گا، تب وہ شیاطین کو حکم دے گا جو اس کے والد اور بھائی کی شکلوں میں نمودار ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

شیطان کا خواب میں انسانی صورت اختیار کر کے آنا بھی بعد از قیاس نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے حقیقۃً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ شیطان عالم رؤیا، (خواب) میں کسی کے پاس بھی انسانی شکل میں آسکتا ہے۔

جہاں تک نبی پاک ﷺ کی کسی سے عالم خواب میں ملاقات کا تعلق ہے تو وہ روحانی ہے کیونکہ آپ کا جسد اقدس تو مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے جوار اور ریاض الجنۃ میں مدفون ہے۔ نیز فوت شدگان سے خواب میں حقیقۃً ملاقات کی کوئی محکم دلیل نہیں ہے، اس لیے اگر کوئی ماسوائے نبی ﷺ کے کسی فوت شدہ کو خواب میں دیکھے تو اس کا یقینی اعتبار ممکن نہیں کیونکہ یہ صرف اور صرف نبی پاک ﷺ کا خاصا ہے کہ شیطان آپ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا جبکہ بعض شنیدہ واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ عالم خواب میں تو کیا عالم وجود میں بھی شیطان کئی نیک اور خدا رسیدہ بزرگوں کا روپ دھار کر لوگوں کے پاس گیا اور انھیں گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

جنات وقتاً فوقتاً کی غرض سے چہ شیاں کرنے والے عامل حضرات جب حصار لگا کر بیٹھتے ہیں تو یہی شیاطین ان کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے پاس انسانی شکل میں آکر دوستی کا ہاتھ بڑھا کر ان سے دوستی کی پینگیں ڈالتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو اُس نے کھلے گھاٹے کا سودا کیا۔

(النساء:119)

یہ بھی واضح رہے کہ شیاطین ہمیشہ بے ایمان لوگوں سے ہی دوستی کرتے ہیں خواہ دیکھنے میں ایسے لوگ جُبے اور دستار والے ہی کیوں نہ نظر آتے ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ. ہم نے شیاطین کو بے ایمان لوگوں کا دوست بنایا ہے۔ (الاعراف:27)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ کیا ہم بتائیں تمہیں کہ شیاطین کس پر نازل ہوتے ہیں، وہ ہر پرلے درجے کے گناہگاروں پر اترتے ہیں، ان کو سنی سنائی (غیر مصدقہ) باتیں بتاتے ہیں اور اکثر جھوٹ ہی بولتے ہیں۔

(الشعراء:221 تا 223)

جنات اور انسانوں میں سے ایسے لوگ ایک دوسرے کی طرف پیغام رسانیاں بھی کرتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ کسی شخص نے سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا کہ مختار ثقفی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے یہ سن کر ابن عباسؓ نے فرمایا: وہ ٹھیک ہی کہتا ہے، بتانے والا یہ سن کر حیران ہوگیا، عبداللہؓ نے فرمایا: سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف پیغام رسانیاں (وحی) کیا

کرتے ہیں۔(الانعام:121)

مفسر قرآن ابن عباسؓ کی بات سو فیصد درست تھی۔شیاطین کے مابین پیغام رسانیوں کا یہ سلسلہ پرفریب اور خفیہ ہوتا ہے۔قرآن مجید میں عامل ومعمول ہر دونوں کو شیطان کہا گیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا شیطان انسان اور شیطان جن،ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف پس پردہ رازداری سے پیغام بھیجتے رہتے ہیں۔(الانعام:112)

حدیث میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی پیدا ہوتا ہے(جو ہر وقت انسان کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوشش میں رہتا ہے)
اکثر اوقات جب مصیبت زدہ شخص ان لوگوں کے پاس جائے تو اس عامل کا شیطان جن دوست آنیوالے شخص کے ساتھ رہنے والے شیطان (قرین) سے ساری معلومات لے کر اپنے انسان دوست کے گوش گزار کردیتا ہے،پھر دونوں مل کر اس مصیبت زدہ سے مال بٹورنے اور اس کے ایمان کا جنازہ نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں،پھر قیامت کے روز جب ساری مخلوق کر میدان حشر میں جمع ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگوں سے پوچھا جائے گا:يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ اے جنات کے گروہ!تم نے بہت سے انسانوں کو بہکایا تھا(سوال جنات سے ہوگا لیکن مدعی سست اور گواہ چست کے مصداق)انسانوں میں سے ان جنات کے دوست بول کر کہیں گے کہ اے ہمارے رب!ہم میں سے بعض ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ وقت آگیا جو تو نے مقرر کر رکھا تھا،یہ جواب سن کر کہا جائے گا کہ تم سب کے لیے آگ کا ٹھکانہ ہے۔

(الانعام:128)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:شیطان انسان کے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ چیزیں تو اللہ نے پیدا کی ہیں تو(بتا کہ)تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟جب بات یہاں تک پہنچے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا اور مزید وہم میں مبتلا نہ ہونا۔(مشکوٰۃ و مسلم)

اسی لیے سیدنا ابو ہریرہؓ ایک مرتبہ ایک شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہی حدیث بیان فرمارہے تھے کہ سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے یہ پہلا یا دوسرا شخص ہے جس نے مجھ سے یہی سوال کیا ہے۔(ایضا)

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہؓ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ کچھ دیہاتی (قسم کے) لوگ آئے اور (مسائل پوچھتے پوچھتے) کہنے لگے اے ابو ہریرہؓ!اچھا یہ تو اللہ نے پیدا کیا ہے،اب یہ بتاؤ کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟یہ سن کر ابو ہریرہؓ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ان کو مارتے ہوئے فرمایا:قوموا قوموا صدق خلیلی اٹھو اٹھو میرے دوست (نبی اکرم ﷺ) نے سچ فرمایا۔(ایضا)

یہ حدیث بتلارہی ہے کہ شیاطین انسانی شکلوں میں نہ صرف عام محفلوں میں جاتے ہیں بلکہ علماء و اتقیاء اور صالحین کے پاس بھی شرارت کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔وہ بعض اوقات غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) صورت میں ایسا کرتے ہیں۔جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے عجیب و غریب خیالات آتے ہیں (میں جن میں اُلجھ جاتی ہوں) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:یہ خنزب نامی ایک شیطان کی شرارت ہوتی ہے جب ایسا ہو تو بائیں جانب تھوک دو۔

ایک روز نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:
آج رات میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان نے آکر مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا بالآخر میں نے اسے پکڑ لیا اور رسیوں سے جکڑ کر ستون کے ساتھ باندھنا چاہا تا کہ صبح تم لوگ بھی اسے دیکھ لو مگر پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی،انھوں نے فرمایا تھا:(اے اللہ!مجھے ایسی بادشاہی دے کہ میرے بعد کسی کو ویسی بادشاہی نہ ملے تو میں نے ان کی دعا کی لاج رکھتے ہوئے) اسے چھوڑ دیا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں ایک دعا سکھلائی جس کے الفاظ یہ ہیں:رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اے اللہ!میں شیطانی خیالات و وسواس سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ شیاطین میرے یہاں حاضر ہوسکیں۔(المؤمنون)

وجودِ باری تعالیٰ

قرآن مجید کے دلائل اور سائنسی مشاہدات کی روشنی میں

میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

ایک خوبصورت باغ کو دیکھ کر آپ کا ذہن اس مالی کی طرف جائے گا جس کی محنت سے یہ قطعہ زمین مہکتے ہوئے پھولوں میں تبدیل ہوا، بہترین عمارت کو دیکھ کر بے ساختہ آپ اس کا نقشہ بنانے اور اسے تعمیر کرنے والے کی تعریف کریں گے، مشینری دیکھتے ہی آپ کو اس کے کاریگر کا خیال آئے گا اور مشین جس قدر اعلیٰ اور اہم ہوگی اسی قدر آپ اس کے ایجاد کرنے والے کی مہارت کا اعتراف کریں گے گویا کہ باغ اپنے باغبان کی عمارت اپنے معمار کی اور مشینری اپنے کاریگر کی ترجمان اور پہچان ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ چمن اپنے آپ اُگ آیا اور سنور گیا، عمارت خود بخود معرض وجود میں آگئی اور مشینری بغیر کاریگر کے بنی اور چل پڑی تو آپ کہیں گے یہ سب کچھ اپنے آپ نہیں ہوسکتا تو انکار کرنے والا کہے کہ میں تب تسلیم کروں گا جب چمن کے پودوں، پتیوں اور پھولوں سے باغبان کو، عمارت اور مشینری سے اس کے کاریگر کو نکال کر دکھائیں گے، فرمائیں ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ یہ مسلمہ سچائی ہے کہ کوئی کاریگر اپنی صنعت میں نہیں پایا جاتا۔

مصنوعات کو دیکھ کر انسان کا ذہن لازماً اس کے بنانے والے کی طرف منتقل ہوتا ہے یہ انسانی فطرت اور عقل عام (Commonsenso) کی بات ہے جس میں مادہ پرست، سائنسدان اور عام انسان سب برابر شریک ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مصنوعات اور صانع دونوں الگ الگ وجود رکھتے ہیں اس لیے یہ ممکن نہیں کہ آپ مصنوعات کے وجود میں صانع کے وجود کو پاسکیں...... لہٰذا ہم کسی چیز کے بنانے والے کو صرف عقل سلیم اور علمی دلائل سے ہی جان سکتے ہیں۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کو عقلی اور حقیقی دلائل کی بنیاد پر ماننے کے لیے تیار نہیں حالانکہ دنیا کی بے شمار چیزوں کو عقل اور دلائل کے ذریعے سے ہی جانا اور مانا جاتا ہے اگر آپ خالق کائنات کو اسی وقت ماننا چاہتے ہیں جب وہ حواس یا آلات کے ذریعے آپ کو محسوس ہوجائے تو بالفاظ دیگر کائنات کے خالق کو آپ کائنات کے اندر دیکھنے پر اصرار کرتے ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ کو کبھی نہیں پاسکتے، آپ کو اجازت ہے کہ ذات کبریا کا انکار کردیں مگر اس انکار کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ دنیا کی تمام مصنوعات صانع کے بغیر وجود میں آگئی ہیں کیونکہ ان مصنوعات کے اندر بھی ان کے صانع کو نہیں دیکھا جاسکتا، خالق کائنات کا انکار ہر صانع کا انکار ہے۔ عقل اور سائنس کے پاس کیوں کا جواب نہیں ہے۔ آپ اپنے حواس اور آلات بہ الفاظ دیگر سائنس کے ذریعے کائنات کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے میں بھی جان سکتے ہیں کہ ان کی صفات اور اجزائے ترکیبی کیا ہیں لیکن یہ صفات کیوں ہیں اور ان اجزائے ترکیبی سے فلاں چیز کیوں بن جاتی ہے اور یہ کس طرح معرض وجود میں آئی ہے۔ سائنس اور عقل کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے پانی وجود میں آتا ہے، لیکن ان کے ملنے سے پانی کیوں بنتا ہے اور پانی کے اندر وہ خاصیتیں کیوں پیدا ہوجاتی ہیں جو ہائیڈروجن اور آکسیجن میں نہیں ہیں، اس کا سائنس کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

ہائیڈروجن ایک جلنے والی گیس ہے اور آکسیجن میں جلنے اور جلانے دونوں کی خاصیت ہے مگر پانی میں جلنے اور جلانے کی بجائے آگ

کو بجھانے اور پیاس دور کرنے کی تاثیر اور خاصیت موجود ہے۔ اسی طرح یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ سوڈیم اور کلورین کے امتزاج سے کھانے کا نمک کیوں بن جاتا ہے جب کہ سوڈیم ہاتھ لگتے ہی جل اٹھتا ہے اور کلورین ایک زہریلی گیس ہے۔ ان حقائق کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا انکار کرنے والا اپنی بات پر مصر ہے کہ مجھے مخلوق میں اس کا خالق دکھاؤ؟ ایسا شخص کس طرح ثابت کرسکتا ہے کہ فلاں ماں نے مجھے جنم دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی ولادت کے کسی مرحلے کو نہیں دیکھا اگر دوسرا شخص اسے کہتا ہے کہ اپنے ماں باپ ثابت کرو تو وہ کس طرح اپنے ماں باپ ثابت کرے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ کہے گا کہ میرے فلاں عزیز و اقربا کہتے ہیں کہ یہ آپ کے والدین ہیں یا اس کی طبعی حس اور فطرت اس کی راہنمائی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور ماننے کے لیے عقل اور فطرت دونوں اس حقیقت کی رہنمائی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی انسان اور پوری کائنات کا خالق ہے۔ آیئے قرآن مجید کے دلائل پر غور کریں اور اپنے خالق پر سچا ایمان لائیں اور اس کے تابع فرمان ہو جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ "پس اے نبی! یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین پر قائم رکھو وہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی یہی مستقل دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (الروم:30)

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز سے اپنی ذات اور خالق ہونے کے ثبوت مہیا فرمائے ہیں۔ یہاں ہم چند آیات کے حوالے سے صرف چند بڑی مخلوقات کے وجود سے باری تعالیٰ کے وجود اس کے خالق و مالک ہونے کے ثبوت پیش کرتے ہیں جن کی ترتیب یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو موجودہ شکل دینے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے زمین و آسمانوں اور اپنا عرش پیدا فرمایا پھر عرش پر مستوی ہو کر زمین و آسمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی منشاء کے مطابق معرض وجود میں آجائیں اس کے بعد آسمانِ دنیا کو مزین فرمایا اور زمین کو موجودہ صورت میں پیدا فرما کر اس پر پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ ایک طرف زمین میں قرار اور ٹھہراؤ پیدا ہو جائے اور دوسری طرف زمین اور پہاڑوں میں بڑے بڑے خزینے چھپا دیئے گئے تاکہ بعد میں آنے والے لوگ اپنی استعداد اور ضرورت کے مطابق ان سے استفادہ کرتے رہیں۔

زمین و آسمان، چاند اور سورج اور پہاڑوں کے پیدا کرنے کے بعد، بالفاظ دیگر مکان کو سجانے کے بعد مکین کو پیدا فرمایا تاکہ انسان اس کے حکم کے مطابق اس کی ذات کو تسلیم کرے اور اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو سب سے بہترین مخلوق ثابت کرے اور اپنے رب کے انعامات سے سرفراز ہو جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً "اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں" (البقرہ:30) اللہ موجود ہے اور وہ ہمیشہ موجود رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ "وہی اول ہے اور وہی آخر ہے، ظاہر بھی ہے، پوشیدہ بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔" (الحدید:3)

ارشاد خداوندی ہے: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ "جو زمین پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے۔ اور صرف تیرے رب کی جلیل اور کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔" (الرحمن:26-27)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ "اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے حکمرانی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جانے والے ہو۔" (القصص:88)

زمین و آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ "کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ارض و سماوات آپس میں گڈمڈ تھے پھر ہم نے انھیں الگ

الگ کیا اور ہر جاندار چیز کو پانی سے زندگی بخشی کیا پھر بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو خلاق نہیں مانتے؟" (الانبیاء:30)

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ "اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی نازل فرما کر اس سے تمہارے لیے پھل پیدا کیے جو تمہارا رزق ہیں یہ جاننے کے باوجود اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ۔"

(البقرۃ:22-21)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرنے والا ہے، بیشک اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد ضرور اٹھائے جانے والے ہو تو جو لوگ منکر ہیں وہ ضرور کہیں گے یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔" (ھود:7)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ "اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اُسے چھ دنوں میں پیدا فرمایا اس کے بعد عرش پر جلوہ نما ہوا اُس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی اُس کے آگے سفارش کرنے والا، پھر کیا تم بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔" (السجدۃ:4)

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اسے چھ دن میں پیدا فرمایا پھر جس طرح اس کی شان ہے وہ عرش معلی پر متمکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے بارے میں یہ بھی فرمایا: الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ "جس نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے، تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کا خلل نہیں پاؤ گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟" (الملک:3)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ "ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے خوبصورت بنایا اور اسے شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے شیطانوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔" (الملک:5)

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ "وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کی اولاد کیسے ہوگی جب کہ اس کی کوئی بیوی نہیں؟ اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔" (الانعام:101)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ بنا کر زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور انسان کی زندگی کے لیے تمام اسباب مہیا فرمائے زمین و آسمان کی تخلیق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے زمین و آسمان کو بغیر کسی نقشے اور پہلے سے موجود میٹریل کے پیدا فرمایا ہے۔ جس کے لیے بدیع کا لفظ استعمال کیا ہے۔ "بدیع" کا معنی ہے کہ جس چیز کا اس سے پہلے کسی اعتبار سے وجود نہ ہو پھر زمین و آسمان کو بننے کا حکم دیا جن کی حالت ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ زمین و آسمان آپس میں جڑے ہوئے تھے ہم نے انہیں الگ الگ ہو جانے کا حکم دیا۔ جسے سائنسدان بگ بینگ کا نام دیتے ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ "بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رات کو دن پر اوڑھا دیتا ہے جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے اور سورج و چاند اور ستارے پیدا کیے اس حال میں کہ اس کے حکم کے تابع ہیں سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے، بہت برکت والا ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

(الاعراف:45)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ٥ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ٥ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ٥ وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ "وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کی اولاد کیسے ہوگی جب کہ اس کی کوئی بیوی نہیں؟ اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے یہی اللہ تمھارا رب ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے سو تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اللہ کو نگاہیں نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کو پاتا ہے اور وہی نہایت باریک دیکھنے والا، سب خبر رکھنے والا ہے، بلاشبہ تمھارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بہت سی نشانیاں آ چکیں، پھر جس نے سمجھ لیا تو اس کے اپنے لیے ہے اور جو اندھا رہا تو اسی پر وبال ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں اور ہم اسی طرح آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اور تا کہ وہ کہیں تو نے پڑھا ہے اور تا کہ ہم اسے ان لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو جانتے ہیں۔" (الانعام:100 تا 105)

تخلیق کائنات کے بارے میں جدید سائنسی معلومات

انیسویں صدی کے نصف اول میں چند علماء یورپ کا یہ خیال تھا کہ شاید کائنات ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی لیکن جدید سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ کائنات ہمیشہ سے موجود نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی ایک ابتدا ہے اور اس کا ایک انجام بھی مقدر ہے۔ جدید طبیعات کا ایک قانون (Second law of thermodynamics) "حرکیات حرارت کا دوسرا قانون" ہے اس کا ایک ضمنی قانون ہے "ضابطہ ناکارگی (Law of Enterophy)" کہا جاتا ہے ثابت کرتا ہے کہ کائنات ہمیشہ سے موجود نہیں ہو سکتی۔

یہ قانون بتاتا ہے کہ حرارت مسلسل، باحرارت وجود سے بے حرارت وجود میں منتقل ہوتی رہتی ہے اور اس چکر کو الٹا نہیں چلایا جا سکتا کہ خود بخود حرارت، کم حرارت والے جسم سے زیادہ حرارت والے جسم میں منتقل ہونے لگے ناکارگی دستیاب توانائی (Available energ) غیر دستیاب توانائی (Unavailable Energy) کے درمیان تناسب کا نام ہے اور اسی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ کائنات کی ناکارگی مسلسل بڑھ رہی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب تمام موجودات کی حرارت یکساں ہو جائے گی اور کوئی کارآمد توانائی باقی نہیں رہے گی۔ اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ کیمیائی اور طبعی عمل کا خاتمہ ہو جائے گا اور زندگی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔

اس حقیقت کے پیش نظر کیمیائی اور طبعی عمل جاری اور زندگی کا تسلسل قائم ہے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ کائنات ازل سے موجود نہیں ورنہ اخراج حرارت کے لازمی قانون کی وجہ سے اس کی توانائی کبھی کی ختم ہو چکی ہوتی اور یہاں زندگی کی ہلکی سی رمق بھی موجود نہ ہوتی۔

اس جدید تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے ایک امریکی دانشور حیوانات (Edward Futher Kessel) لکھتا ہے: (کتاب: خدا موجود ہے)

"اس طرح غیر ارادی طور پر سائنس کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ کائنات ایک آغاز (Beginning) رکھتی ہے اور ایسا کرتے ہوئے اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس خالقیت کو ثابت کر دیا ہے کیونکہ جو چیز اپنا آغاز رکھتی ہو وہ اپنے آپ شروع نہیں ہو سکتی یقیناً وہ ایک محرک اول، ایک خالق، ایک ذات کی محتاج ہے (The Evidence of God ,p51)

چنانچہ کائنات کے وجود میں آنے کا مسلمہ جدید ترین نظریہ یہ ہے کہ ابتدا مادہ مرکوز اور مجتمع Concertrated and condensed حالت میں تھا یہ مادہ بالکل توازن کی حالت میں تھا اس میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہ تھی پھر اچانک ایک عظیم دھماکہ (Big Bang) (یہ عظیم دھماکہ ایک اندازہ کے مطابق 15 کھرب سال پہلے ہوا) سے پھٹ پڑا اور اس نے ایک عظیم گیسی بادل یا قرآن کے لفظ میں دخانٌ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ کی صورت اختیار کر لی۔

(جاری ہے)

جماعتی خبریں

جماعت اہل حدیث فیصل آباد کے وفد کی حضرت الامیر سے ملاقات

جماعت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرزاق عابد ناظم تبلیغ، مولانا محمد خالد انصاری، مولانا بلال مدنی اور مولانا سرفراز حیدر نے مورخہ 5 ستمبر بروز جمعۃ المبارک حضرت الامیر سے مرکزی دفتر میں ملاقات کی اور علاقہ میں دعوت وتبلیغ کے حوالہ سے سرگرمیاں زیر بحث رہیں امیر محترم نے تبلیغی کارکردگی پر اظہار اطمینان فرمایا اور اس موقع پر جماعت میں شامل ہونے والے جید عالم دین مولانا سرفراز حیدر آف خوشاب کی جماعت میں شمولیت کو سراہا اور انھیں پوری دلجمعی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ (رپورٹ: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہل حدیث فیصل آباد)

انتقال پُرملال

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن وملال سے پڑھی جائے گی کہ جماعت اہل حدیث کے مرکزی رہنما پروفیسر سیف اللہ خالد کے بھائی، ہوم ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ کے سیکشن آفیسر چوہدری جمشید میراں کے ہم زلف اور سینئر صحافی و پریس کلب کے سابق جنرل سیکرٹری ارشد رشید طور کے بہنوئی گورنمنٹ ہائرسیکنڈری سکول گوجرانولہ کے اوٹی ٹیچر سمیع اللہ کھوکھر سکنہ کاموکی قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر تقریباً 60 برس تھی وہ گذشتہ 30 سالوں سے گورنمنٹ ہائرسیکنڈری سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ کاموکے میں صوفیاں والے قبرستان میں ادا کی گئی جس میں اساتذہ کی کثیر تعداد سمیت صحافیوں، وکلاء مقامی وسیاسی، سماجی اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ادارہ پروفیسر صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (ادارہ)

اظہارِ تشکر

شکیل الرحمن ناصر سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پاکستان کے بیٹے عبدالرحمن ناصر کی گذشتہ دنوں ایکسیڈنٹ میں دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی، اب الحمدللہ ان کی طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔ مولانا شکیل الرحمن ناصر نے تمام دینی وسیاسی رہنماؤں امیر جماعت اہلحدیث پاکستان شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، علامہ عبداللہ ناصر رحمانی، لیاقت بلوچ، رانا نصراللہ خاں، پروفیسر عبدالرزاق ساجد، مفتی عاشق حسین، علامہ زبیر عابد، مولانا ناصر مدنی، حافظ خالد شہزاد فاروقی ودیگر کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں جنھوں نے خود آکر یا ٹیلی فون پر تیمارداری کی ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے۔ آمین

(منجانب: مولانا شکیل الرحمن ناصر)

دعائے صحت کی اپیل

مسلک اہلحدیث کے معروف عالم دین اُستاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ خاں عفیف ان دنوں کافی علیل ہیں۔ تمام قارئین کرام خصوصی اوقات اور تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے اور ان کا سایہ تادیر جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

(دعا گو: وقار عظیم بھٹی)

اپیل برائے دعائے صحت

بندۂ ناچیز ان دنوں شوگر کی مرض میں مبتلا ہے، تمام قارئین کرام سے دعائے صحت کی پرزور اپیل ہے۔ (مولانا ابوضیا محمد رمضان قاسمی)

دعائے مغفرت

چک نمبر 9 کے رہائشی رضوان اصغر کے بیٹے محمد حمزہ یکم ستمبر بروز بدھ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون. قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (دعا گو: محمد نواز ساجد)

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

مورخہ 30-08-2014 بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد محمد احمد اہل حدیث نئی آبادی راجووال میں ایک عظیم الشان سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس کا اہتمام جماعت اہلحدیث اور اہلحدیث یوتھ فورس نے مل کر کیا ہے۔ کانفرنس کے اجتماع سے مولانا عبداللہ نثار اور مولانا ناصر مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ملک پاکستان کے حکمران اگر امن چاہتے ہیں تو انہیں قرآن وسنت کا نفاذ کرنا ہوگا اور سیدنا عمر فاروقؓ کی سیرت کے درخشاں پہلوؤں کو اپنانا پڑے گا۔ کانفرنس الحمدللہ اجتماع اور خطابات کے لحاظ سے بہت کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں کانفرنس کی کامیابی میں جماعت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے سرپرست اعلیٰ حافظ حبیب حسن بھٹی، ناظم تبلیغ مولانا عتیق اظہر، قاری محمد اکرم عابد، حاجی بشیر احمد، حاجی اصغر علی، میاں منور اور مولانا محمد علی یزدانی نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ (منجانب: مولانا عتیق اظہر ناظم تبلیغ جماعت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ 0300-6970170)

جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

"جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے"

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیرنگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے، چھت پر لینٹر پڑ چکا ہے اب اینٹ بجری، ریت، سیمنٹ کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0321-9794129_0345-7656730]

مبارکباد

ہم خطیب ہردلعزیز مولانا سرفراز حیدر کو مسلک اہل حدیث کی علمبردار اور نمونہ اسلاف کی یادگار جماعت اہل حدیث پاکستان میں شامل ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت نصیب فرمائے اور پوری یکسوئی سے انہیں خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

(منجانب: جماعت اہل حدیث لاہور)

تبلیغی لٹریچر مفت حاصل کریں

20روپے کے ڈاک ٹکٹ (برائے خرچہ ڈاک) بھیج کر درج ذیل اشتہارات مفت حاصل کریں۔ نیز مخیر حضرات اس سلسلہ میں ادارہ سے خصوصی تعاون بھی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

☆میت پر بین کرنا ☆جنازے کے مسائل ☆جنازے کے متعلق جو سنت سے ثابت نہیں ☆اچھی باتیں ☆اصول موتی ☆القرآن ☆انتہائی قیمتی باتیں ☆بیماری کے مسائل ☆مصائب اور آفتیں آنے کی وجوہات ☆ایک مسافر ☆کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں ☆

(منجانب: عبدالشکور ساقی مدیر ادارہ تبلیغ ومدرسہ ابوذر غفاریؓ ریل بازار کھڈیاں خاص ضلع قصور 0301-3372097)

جید عالم دین کی جماعت اہلحدیث میں شمولیت

مسلک اہلحدیث کے معروف عالم دین مولانا سرفراز حیدر آف خوشاب کو جماعت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت اختیار کرنے پر ذمہ دارانِ جماعت انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ (ادارہ)

مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد

وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ

مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد کے قیام کو صرف ایک عشرہ گزرا ہے 2003 تا 2013ء اس دوران مرکز نے مندرجہ ذیل شعبہ جات میں نمایاں وفعال کردار ادا کیا ہے۔ واللہ الحمد لله

☆ چار مقامات پر انتظامیہ نے جگہ خرید کر مساجد کا قیام ☆ مرکز نداء الاسلام عبداللہ ٹاؤن رینالہ خورد ☆ جامع مسجد عبداللہ اہلحدیث چک نمبر 1.L /6 ☆ جامع مسجد عبداللہ اہلحدیث چک 23/2-L ☆ جامع مسجد عبداللہ اہلحدیث چک نمبر 52/3-R۔ اوکاڑہ

شعبہ دعوت وتبلیغ

علاقہ میں دعوت وتبلیغ کی ضرورت کے پیش نظر شعبہ دعوت وتبلیغ کے زیر اہتمام اب تک 72 تبلیغی واصلاحی اور دعوتی پروگرام کا انعقاد۔ جس میں ملک کے نامور علماء، خطباء، اور قائدین جماعت کی تشریف آوری اور افرادیت کے پیش نظر سینکڑوں لوگوں کی شرکت واعتماد۔

شعبہ تحفیظ القرآن

اب تک اس شعبہ میں 51 طلباء نے مکمل قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد اللہ امسال مندرجہ ذیل طلباء جنھوں نے ادارہ سے حفظ القرآن کیا اور مختلف مقامات پر رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنایا ہے۔ ادارہ اس اعزاز کے حصول پر اللہ رب العزت کے حضور قبولیت کی دعا کرتا ہے ان طلباء کے نام یہ ہیں: ☆ حافظ سعید الرحمن (مالدیپ) ☆ حافظ محمد عثمان (10/1-L) ☆ حافظ صبغت اللہ (6/1-L) ☆ حافظ محمد وقار (18/1-L) ☆ حافظ محمد رضوان، حافظ محمد وسیم (16/1-L) ☆ حافظ محمد علی، حافظ عبدالرحیم (حسن ٹاؤن رینالہ خورد) ☆ حافظ محمد مبشر (رینالہ خورد) ☆ حافظ محمد مجیب الرحمن (رینالہ خورد) ☆ حافظ محمد طاہر (فیصل آباد) ☆ حافظ محمد طلحہ (12/1-L) ☆ حافظ محمد عامر (محمود بوٹی لاہور) ☆ حافظ محمد اشرف (برنالہ شہر) ☆ حافظ محمد صفدر (209/D بھکر) ☆ حافظ محمد افضل (20/1-R.B خورد) ☆ حافظ محمد عالم (وزیر آباد) ☆ حافظ محمد شکیل (اختر آباد شہر) ☆ حافظ محمد زاہد (دیپالپور) ☆ حافظ محمد فیصل (جگیاں غلام فرید) ☆ حافظ محمد حسن (منڈی احمد آباد) ☆ حافظ نجیب اللہ (آبادی سوپور) ☆ حافظ عطاء الرحمن (چک فضل لبی شاہ) ☆ حافظ ضیاء الرحمن (جھنگ) ☆ حافظ سیف الرحمن (گجرات) ☆ حافظ محمد ثاقب (آزاد کشمیر) ☆ حافظ عبدالقادر (شیخوپورہ)

شعبہ بختاور اسلامک سنٹر

مقامی خواتین اور طالبات کے لیے ترجمۃ القرآن اور قرآن وسنت سٹڈی کورسز کے ساتھ ساتھ سلائی وکڑھائی کی کلاسز کا اہتمام۔ جس میں تین معلمات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

انتظامیہ اس موقعہ پر صدر مدرس قاری عبدالحفیظ، مولانا محمد عمر سہیل، میاں محمد ایوب صابر کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت وسلامتی اور ادارے کو مزید ترقی وخوشحالی سے نوازے۔ آمین

منجانب: مولانا محمد جابر حسین مدیر مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد، اوکاڑہ 0300-4246020

خطبہ جمعة المبارک

جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث مین بازار مانوالہ فیصل آباد میں 12 ستمبر کا عظیم الشان خطبہ جمعة المبارک روپڑی خاندان کے چشم و چراغ مفسر قرآن، مناظر اسلام

حافظ عبدالوہاب روپڑی

فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

(منجانب: مولانا محمد بلال مدنی ناظم تبلیغ جماعت اہل حدیث فیصل آباد)

امیر محترم کا پیغام ..... کارکنان کے نام

موجودہ ملکی صورتحال سے ہر محب وطن پاکستانی پشیمانی کا شکار ہے۔ اسلام آباد کے سیاسی دنگل کی نحوست نے ملک پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ حالیہ بارشوں اور سیلاب جیسی آفتوں سے وطن عزیز اس وقت انتہائی کرب ناک حالات سے گزر رہا ہے۔ بے یارومددگار سیلاب زدگان کے ساتھ تعاون کے پیش نظر امیر ملت اسلامیہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ نے ملک بھر کے ذمہ داران جماعت کے نام یہ پیغام جاری فرمایا ہے کہ متاثرین کی مقامی سطح پر مکمل بحالی کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

جماعت کے شعبہ خدمت خلق "سلطان المناظرین ویلفیئر ٹرسٹ" کے زیر اہتمام سیلاب متاثرین کی بحالی کے لیے امدادی کیمپ منعقد کریں اور لوگوں میں خدمت خلق کا شعور اجاگر کرنے کے لیے مقامی سطح پر تربیتی ورکشاپس کا بھی اہتمام کریں اور امدادی و بحالی کاروائیوں کی مکمل رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ مزید مشاورت و رہنمائی کے لیے وفاقی و صوبائی مراکز سے رابطہ کریں۔

(حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی امیر جماعت اہل حدیث پنجاب 0300-4122318
مولانا محمد سلیمان شاکر ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث پنجاب 0300-7446434)

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

اور قرآن کو خوب ترتیل (تجوید) کے ساتھ پڑھو۔ (القرآن)
تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ (الحدیث)

زیر اہتمام
جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کے

فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم حفظہ اللہ کی زیر نگرانی

عظیم خوشخبری

داخلہ برائے تجوید

حفظ سے فارغ ہونے والے طلباء کے لیے سنہری موقع

خصوصیات

1. لہجات عرب کی خصوصی تربیت
2. تجوید کے ساتھ 2 سالہ درس نظامی کا نصاب
3. 2 سالہ وفاق المدارس کا نصاب
4. جامعہ کی طرف سے تجوید کی سند
5. وفاق المدارس سے الحاق شدہ
6. مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کی خدمات
7. محنتی اور مشفق عملہ
8. نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لیے خصوصی انعامات
9. ادارہ ہذا کا مدینہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق
10. کورس کا دورانیہ 2 سال

شرائط داخلہ

1. حافظ قرآن اور اُردو پڑھ لکھ سکتا ہو
2. داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
0345-7656730 0423-7656730